ادار یہ:

اسلامی جدیدیت ''اسلامک ماڈرن ازم'' کی تاریخ

قرن اول سے اکیسویں صدی تک

اعلان کے مطابق ''ساحل'' کا تازہ شمارہ ''خاندانی منصوبہ بندی اور مغرب کی حکمتِ عملی'' سے متعلق اہم مباحث پر مشتمل تھا لیکن سرکاری سطح پر علماء کرام، مدارس، مساجد، خانقاہوں اور مشائخ کے خلاف زبردست مہم کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا کہ ''سرکاری اسلامی ماڈرن ازم'' کی تاریخ تحریر کی جائے تاکہ دینی مدارس کے اساتذہ، مشائخ اور طلباء کے سامنے ہماری اجلی تاریخ کا ایک ایک ورق روشن ہوجائے جو روایت کی تاریخ ہے اور جس کی جڑیں [۱] قرآن، [۲] سنت اور [۳] اجماع میں پیوست ہیں۔ اسلامک ماڈرن ازم کا اصل حملہ ان تین بنیادی مصادر پر ہے۔ شیرل بینارڈ کی تحریر کردہ کتاب ''سول ڈیموکریٹک اسلام'' اس امریکی حکمت عملی کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے جسے اب سرکاری سطح پر پورے شد و مد سے اختیار کرلیا گیا ہے اور اس کا نقطۂ عروج جنرل صاحب کا یہ جملہ ہے کہ [۱] ''جسے نیکر پہنی ہوئی لڑکیاں اچھی نہیں لگتیں وہ اپنی آنکھیں بند کرلے''۔ [۲] ''اسلام جدید ہے یہ زمانے کا ساتھ دیتا ہے یہ کبھی بھی ماضی سے پیوست نہیں رہا.......... ہمیں اپنے تصورات میں جمہوری ہونا، سیکولر ہونا اور جدید ہونا ہے۔'' [۳] ''میں لوگوں کے ہاتھ کاٹ کر قوم کو ٹنڈا نہیں بنا سکتا'' [۴] ''جن کو داڑھی اور برقع پسند ہے وہ انھیں اپنے گھر میں رکھیں''، [۵] ''پردہ کرنے والی عورتیں اسلام کی پسماندہ تصویر پیش کرتی ہیں''، [۶] ''عورتوں کو پردے میں رکھنا اسلام کی فرسودہ شکل ہے''، [۷] ''مذہبی انتہا پسندوں نے اعتدال پسند اکثریت کو یرغمال بنا رکھا ہے''۔

جنرل پرویز مشرف نے نہایت دیانت داری کے ساتھ اپنے مقاصد، اہداف، منزل اور راستے کا واشگاف اعلان کیا ہے۔ ان کی حکمت عملی ''سول ڈیموکریٹک اسلام'' کے صفحہ سات پر تین جملوں میں سمودی گئی ہے:

Modernists speak of "Faith based objections" to specify aspects of Islam of the "Good of Community" as a value that over rides even the Quran of "community consensus" [Ijma] that legitimizes even radical change.

اسلامک ماڈرن ازم کی پوری تاریخ اس کوزے میں بند ہے ''کسی بھی اجتماعیت کا مفاد ہر چیز پر مقدم ہے، قرآن پر بھی اور اجماع پر بھی''۔ مفاد عامہ کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے گا یہی مغربی تہذیب کا کلمہ ہے جس کی بنیاد سرمایہ داری یعنی حرص وحسد ہے جو چیز بھی اس راستے میں رکاوٹ بنے اسے تہس نہس کرنا ضروری ہے۔ خواہ مولوی ہو، مسجد ہو، مدرسہ ہو، داڑھی ہو اور چاہے وہ قرآن وحدیث ہی کیوں نہ ہوں۔